بحث ونظر

شراب نوشی کی سزا

جناب محترم تنزیل الرحمان صاحب
ایڈوکیٹ۔ کراچی

آج تک یہ محسوس ہو رہا ہوں تعجب یہ ہے کہ مفتی محمود صاحب نے سرحد میں شراب پر پابندی لگادی ہے۔ یہ بات اس مضمون کی متقاضی ہوئی۔

تنزیل الرحمان

قرآن پاک ، احادیث نبوی ، آثار اور اقوال فقہا میں شراب کے لئے "خمر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے معنی انگوری شراب کے ہیں۔

شراب کی حرمت | قرآن پاک کی آیت : انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ (۱) کے ذریعہ خمر قطعی طور پر نصاً حرام ہے۔ خواہ تھوڑی پی جائے یا بہت ، خواہ نشہ ہو یا نہ ہو ، خواہ پینے والا نشہ میں بہکے یا نہ بہکے۔ اس سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ خمر کی حرمت قطعی النص ہے۔ البتہ خمر کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء (مسکرات) مثلاً بھنگ ، افیون ، چرس ، گانجا وغیرہ میں نشہ شرط ہوگا۔ چنانچہ خمر میں حد ہے جب کہ ان دیگر مسکرات میں بطور سزا حد نہیں ہے۔ تعزیر ہے کیونکہ ان دیگر مسکرات کی حرمت ظنی ہے۔ جس کی علت نشہ ہے۔ جب کہ خمر کی حرمت قطعی ہے جس کی دلیل خود قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیت ہے۔ یہ مسلک امام ابو حنیفہ کا ہے۔ (۲)

صاحبین (امام ابو یوسف و امام محمد) کے نزدیک مسکرات کا بھی وہی حکم ہوگا جو خمر کا ہے۔ یعنی سب میں حد جاری کی جائے گی۔ (۳) ائمہ ثلاثہ (امام مالک[۴]، امام شافعی[۵]، امام احمد بن حنبل[۶]) بھی صاحبین سے متفق ہیں۔ امام ابن حزم ظاہری (۷) کے نزدیک بھی ہر نشہ خمر ہے، اور اس پر حد جاری کی جائے گی۔ گویا ظاہریہ صاحبین سے متفق ہیں۔ شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی یہی صورت ہے۔ (۸)

شراب نوشی کی حد | شراب نوشی کی حد کے سلسلے میں قرآن پاک میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔

البتہ سنت نبویؐ اور آثار صحابہؓ و تابعین میں اس کا ذکر موجود ہے۔ ان احادیث و آثار کو کتب احادیث صحیح البخاری، صحیح المسلم، سنن، ابوداؤد، جامع الترمذی، سنن ابن ماجہ، موطاء امام مالک موطاء امام محمد، سنن دار قطنی، السنن الکبرٰی، بیہقی اور کنز العمال میں بالتفصیل دیکھا جا سکتا ہے۔

حضور صلعم کی سنت مذکورہ بالا کتب احادیث کی کتاب "الحدود" کے باب حد الخمر کے تحت بیان کردہ روایات کے مجموعی مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شراب نوشی کے جرم میں عقوبت (سزا) تو ثابت ہے مگر محض کسی ایک سزا کا بطور حد لازم و متعین ہونا ثابت نہیں۔ چنانچہ بعض احادیث میں فاضربوہ کے الفاظ میں محض یہ حکم ہے کہ لوگو! اس (شرابی) کو مارو۔ چنانچہ اکثر احادیث، بالخصوص صحیح البخاری (۹) میں ہاتھوں، جوتوں، پیڑ کی ٹہنیوں اور کپڑے کی بٹیوں سے مارنے کا ذکر ہے۔ جب کہ بعض چند دیگر احادیث، مسلم (۱۰)، ابوداؤد (۱۱)، کنز العمال (۱۲) میں "جلد" کوڑے مارنے کا ذکر آتا ہے۔ اسی طرح اکثر احادیث میں محض مارنے کا ذکر آیا ہے۔ تعداد بیان نہیں ہوئی۔ جب کہ بعض احادیث میں چالیس اور بعض میں اسّی کی تعداد مذکور ہے۔ بالفاظ دیگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت حد خمر کے سلسلے میں مختلف رہی ہے۔ آپ سے حد کی قطعی تعین ثابت نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کا عمل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے "بلا اختلاف" چالیس کوڑے مارنا منقول ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چالیس، ساٹھ اور آخر زمانۂ خلافت میں اسّی دُرے مارنا بطور حد تام (مکمل) بلا اختلاف ثابت ہے۔

دراصل حضورؐ کی سنت جوتوں اور ٹہنیوں سے مارنا بھی تھی اور کوڑے مارنا بھی ضربات کی تعداد ۴۰ بھی تھی اور اسّی بھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حد خمر میں کوڑے اور ۴۰ کی تعداد کو اختیار کیا اور جاری فرمایا جس پر کچھ عرصہ تک حضرت عمر بھی عامل رہے مگر بعد میں جب آپ نے دیکھا کہ لوگ ۴۰ دروں کی سزا کو خاطر میں نہیں لاتے اور شراب نوشی کی طرف زیادہ مائل ہو رہے ہیں تو آپ نے صحابہ کرام کے مشورے سے ۸۰ دروں کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کو ایک مستقل تشریعی حکم حیثیت دے دی۔

ائمہ اربعہ، ظاہریہ اور شیعہ امامیہ کا مسلک حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق حد خمر ۸۰ دُرے ہے۔ (۱۳) امام مالک بھی ۸۰ درے حد کے قائل ہیں۔ (۱۴) امام شافعیؒ کے نزدیک ۴۰ درّے حد ہے اور چالیس تعزیر۔ (۱۵) امام احمد بن حنبل کے نزدیک بھی حد خمر اسّی درے ہے (۱۶) ابن حزم ظاہری کے نزدیک بھی چالیس درے ہے (۱۷)

البتہ شیعہ امامیہ حد کے مسئلہ میں حنفیہ سے متفق ہیں۔ اور ۸۰ درے حد خمر کے قائل ہیں۔ (۱۸)

موجودہ حالات میں مسئلہ کا حل برصغیر پاک و ہند میں بدقسمتی سے تقریباً گذشتہ ڈیڑھ سو سال سے انگریزوں کا بنایا ہوا قانون راج کر رہا ہے، جس میں شراب نوشی سرے سے جرم ہی نہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص شراب پی کر شارع عام پہ دنگا فساد مچائے تو قانون اسے امن عامہ کا مسئلہ قرار دیکر دست اندازی کرتا ہے۔ لوگ اس کے بے حد عادی ہو چکے ہیں۔ عوام کو چھوڑ کر خواص میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اب تو شراب پینا ترقی پسندی کی ایک علامت بن گیا ہے۔ اس لئے میری رائے میں فی الفور حد تام (۸۰) کا نفاذ مناسب نہ ہوگا ہمارے لئے اس مسئلہ کے حل کرنے کا منہاج (METHODOLOGY) اسلام کے ابتدائی دور کا سا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ :

۱۔ شراب نوشی کے جرم کے پہلی بار مرتکب کو جوتوں یا قمچی (بینت) سے ۴۰ یا ۸۰ ضربیں (جو تعداد آپ مناسب خیال فرمائیں) لگائی جائیں۔

۲۔ دوسری بار مرتکب جرم کو چالیس ۴۰ کوڑوں کی سزا دی جائے۔ اور

۳۔ تیسری بار مرتکب جرم کو اسی ۸۰ کوڑوں کی سزا دی جائے۔

واضح رہے کہ تینوں سزائیں سنت سے ثابت ہیں۔

شراب کی حد کے سلسلے میں چند ضروری اصول اور ضابطے یہ ضربیں یا درے (جیسی صورت ہو) جسم کے متفرق مقامات پر لگائے جائیں۔ ایک ہی جگہ نہ مارے جائیں۔ مارنے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ سر، چہرے اور شرم گاہ پر نہ مارے جائیں۔ (۱۹)

اگر مجرم مرد ہو تو اسے کھڑا کر کے اور عورت ہو تو بٹھا کر سزا دی جائے۔ مرد ہو تو اس کے بدن پر سے کپڑے اتار لئے جائیں، سوائے پاجامہ کے تاکہ ستر ڈھکا رہے۔ عورت کے کپڑے نہ اتارے جائیں اس کا پورا جسم ستر ہے۔ (۲۰) نیز یہ کہ حد نشہ اتر جانے کے بعد ماری جائے۔ (۲۱)

حد مسجد میں نہ ماری جائے۔ (۲۲) مقام عام ہو تو بہتر ہے تاکہ لوگوں کو عبرت ہو۔

بھنگ، افیون اور چرس میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے (۲۳) جو دس کوڑوں تک ہو سکتی ہے۔ (۲۴) کیونکہ یہ انسانی اعضاء کو بے حس اور حواس میں فتور ڈالنے والی ہیں۔ (۲۵)

اگر نشہ مباح چیز سے ہو تو حد یا تعزیر واجب نہیں۔ اسی طرح اگر کسی دوا یا معجون میں افیون کا جزو شامل ہو مگر مغلوب ہو تو مضائقہ نہیں۔ (۲۶)

شراب نوشی کی حد صرف عاقل بالغ اور ناطق مسلم کو دی جا سکتی ہے۔ گونگے پر حد نہیں ہے۔ غیر مسلم پر بھی حد قائم نہیں ہوتی۔ (۲۷) شراب نوشی کی حد جاری کرنے کے سلسلے میں شہادت کا نصاب دو مردوں کی گواہی ہے۔ شراب کی حد میں عورتوں کی شہادت مقبول نہیں (۲۸) حد جاری کرنے کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ شراب اپنی خوشی سے بلا جبر و اکراہ و بلا اضطرار پی گئی ہو۔ (۲۹)

قاضی کو چاہیئے کہ گواہوں سے پینے کی کیفیت دریافت کرے تاکہ اکراہ کا احتمال نہ رہے۔ پینے والی چیز کے بارے میں خوب استفسار کرے محض بو کا وجود کافی نہیں۔ اگر گواہوں کے بیان آپس میں مختلف ہوں مثلاً ایک شراب پینے کی گواہی دے اور دوسرا مسکر (غیر شراب) کی گواہی دے تو حد نہ ماری جائے گی۔ بلکہ ایسی صورت میں تعزیر ہے۔ (۳۰)

قاضی کو چاہیئے کہ حد قائم کرنے سے پہلے گواہوں کے بارے میں چھان بین کر کے اطمینان کرلے کہ عادل ہیں۔ (۳۱)

بذریعہ ریڈیو و اخبارات اور عام منادی کرادی جائے کہ شراب نوشی قانوناً ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ اب جو شخص شراب پیئے گا اس کو حسب قانون سزا دی جائے گی۔

حد خمر مارنے کے سلسلے میں کتب حدیث میں اس امر کی صراحت پائی جاتی ہے کہ کوڑا دوسری حدیں مارنے کے مقابلے میں ہلکا ہو اور اس کے آخر میں گرہ نہ ہو۔ (۳۲)

چنانچہ اس امر کا لحاظ ضروری ہے کہ وہ شخص حد جاری کرنے کے سبب مر نہ جائے۔ اگر حد خمر جاری کرنے کے سلسلے میں مر گیا تو حکومت کو اسکی جان کا معاوضہ ادا کرنا ہوگا۔ (۳۳)

حد خمر نافذ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملزم بعجلت (باستثناء بعد مسافت) قاضی شرع کے روبرو پیش کیا جائے۔ اگر گواہوں نے شراب کی بو ختم ہو جانے کے بعد گواہی دی تو جرم ثابت ہو جانے پر قاضی حد کے بجائے تعزیر دے گا۔

حوالہ جات

۱- سورۃ مائدہ، آیت : ۹۰

۲- الدر المختار (برحاشیہ رد المحتار) علاؤ الدین حصکفی، مطبوعہ مصر، ۱۳۲۷ھ، جلد ۳، ص ۔ ۲۲۷ (فقہ حنفی)

۳- ایضاً

۴- موطا امام مالک، مع شرح زرقانی، مطبوعہ مصر، ۱۲۸۱ھ، جلد ۵، ص ۱۲۴ (فقہ مالکی)

۵۔ مغنی المحتاج، الشربینی الخطیب، مطبوعہ مصر، ۱۹۵۸ء، جلد ۴ ص ۱۸۹ (فقہ شافعی)
۶۔ الاقناع۔ شرف الدین المقدسی، مطبوعہ مصر، جلد ۴، ص ۲۶۷ (فقہ حنبلی)
۷۔ المحلی، امام ابن حزم الظاہری، مطبوعہ مصر، جلد ۸، ص ۲۴۸ (فقہ ظاہری)
۸۔ شرائع الاسلام، امام ابوجعفر نجم الدین المحلی، مطبوعہ بیروت، جلد ۲ القسم الرابع، ص ۲۵۲ (فقہ شیعی)
۹۔ الصحیح البخاری، کتاب الحدود، باب ماجاء فی ضرب الخمر: عن انس ان النبی ضرب فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابوبکر اربعین۔ (یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی بیان کی ہے۔) عن ابی ہریرۃ اتی النبی برجل قد شرب قال اضربوہ، قال ابوہریرۃ فمنا الضارب بیدہ والضارب بنعلہ والضارب بثوبہ۔ (یہ حدیث ابوداؤد اور ابن حزم نے بھی بیان کی ہے۔)

عن السائب بن یزید قال کنا نؤتی بالشارب علی عہد رسول اللہ وامرۃ ابوبکر وصدرا من خلافۃ عمر فنقوم الیہ بایدینا ونعالنا وارديتنا حتی کان آخر امرۃ عمر فجلد اربعین حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین۔
یہ حدیث ابن حزم نے بھی نقل کی ہے۔
۱۰۔ الصحیح المسلم، کتاب الحدود، باب فی حد الخمر: عن انس بن مالک ان النبیؐ اتی برجل قد شرب الخمر فجلدہ بجریدتین نحو اربعین وقال وفعلہ ابوبکر فلما کان عمر استشار الناس فقال عبدالرحمٰن بن عوف اخف الحدود ثمانین فامر بہ عمر
یہ حدیث ترمذی نے بھی نقل کی ہے اور اس کو حسن صحیح کہا ہے۔
۱۱۔ سنن ابوداؤد، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد الخمر: عن علیؓ قال، جلد رسول اللہ وابوبکر اربعین وکملھا عمر ثمانین وکل سنۃ۔
۱۲۔ کنز العمال، علی المتقی، مطبوعہ حیدرآباد (دکن)، ۱۳۷۴ھ جلد ۵، صفحات ۲۷۳، ۲۸۲
عن علیؓ ان رسول اللہ جلد فی الخمر ثمانین۔
عن الحسن ان النبی ضرب فی الخمر ثمانین۔ مزید دیکھئے حدیث ۱۹۲۸، ۱۹۵۰ جلد ہذا۔
۱۳۔ ہدایہ اولین، مطبوعہ قرآن محل کراچی۔ ص ۵۲۸ (فقہ حنفی)
رد المحتار، ابن عابدین، مطبوعہ مصر، ۱۳۲۷ھ، جلد ۳، ص ۲۲۷ (فقہ حنفی)

۱۴۔ جواہر الاکلیل شرح مختصر خلیل الآبی، مطبوعہ مصر ۱۹۴۷ء جلد ۲، ص ۲۹۶ (فقہ مالکی)
۱۵۔ التشریع الجنائی الاسلامی، عبدالقادر عودہ، مطبوعہ مصر ۱۳۸۳ھ جلد ۱ ص ۵۹، ۶۴۸،
۶۴۹ ـــــــ ۔
۱۶۔ الاقناع، محولہ بالا۔
۱۷۔ المحلی، محولہ بالا، جلد ۸، ص ۳۶۶۔
۱۸۔ شرائع الاسلام، محولہ بالا۔
۱۹۔ الرد المختار، محولہ بالا، کتاب الحدود۔ } ماخوذ و مستفاد
تا الہدایہ، برہان الدین مرغینانی، مطبوعہ کراچی، کتاب الحدود
۲۳۔ الفتاوی العالمگیریہ، مطبوعہ دیوبند، کتاب الحدود
۲۴۔ المحلی، محولہ بالا، جلد ۸، ص ۳۷۳
۲۵۔ الرد المختار، محولہ بالا، کتاب الحدود } ماخوذ و مستفاد
تا الہدایہ، محولہ بالا، کتاب الحدود
۳۲۔ الفتاوی العالمگیریہ، محولہ بالا، کتاب الحدود
۳۳۔ کنز العمال، محولہ بالا، جلد ۵، ص ۲۲۱
۳۴۔ الرد المختار، محولہ بالا، کتاب الحدود

پی ـ سی ـ ٹی
مارکہ
پرزہ جات سائیکل
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد لاہور ــ فون نمبر 65309